سوال

(349)امام کے پیچھے قراءت کرنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ جوزمانہ کے نام نہاد اہل حدیث ہیں ۔ یہ لوگ یقینا بدعتی ہیں ۔ نماز میں اپنے امام کے پیچھے جواب آیات دیتے ہیں ۔ حالانکہ حدیث میں قاری بدون نماز قاری ہی کو جواب دیتا ہے ۔

(من قراء منکم) جو یہ جواب امام کے پیچھے دیتے ہیں ۔ یہ کہیں ثابت ہی نہیں ہے ۔ یہ لوگ ایسی بدعات کے خود مرتکب ہیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں آیا ہے : آپ ﷺ نے نماز میں سورہ رحمٰن پڑھی ۔ تو فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کو خاموش پا کر فرمایا کہ تم سے اچھا جواب تو جنوں نے دیا ہے ۔ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے عرض کرنے پر فرمایا کہ انہوں نے کہا تھا ۔ "لابشیٔ من نعمتک نکذب ربنا فلک الحمد" گویا یہ تعلیم تھی صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو کہ تم بھی اس طرح سوال قرآنی کا جواب دیا کرو ۔ اسی واسطے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ قرآنی سوال سورہ التین وغیرہ کا جوب دینا جائز ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری](#)

جلد01ص551

محدث فتویٰ